

## پریس ریلیز

# مارچوں، کافرنسوں اور خالی نعروں کے درمیان، فلسطین اس وقت تک غصب شدہ رہے گا جب تک کہ کوئی اسے آزاد کرانے کے لیے نہ آجائے!

(عربی سے ترجمہ)

26 رمضان المبارک 1445 ہجری بروز جمعۃ المبارک، صنعاہ اور یمن کے کئی  
شہروں میں عالمی یوم القدس کے موقع پر بڑے پیمانے پر جلوس نکالے گئے۔

یوم القدس، الاقصیٰ اور یروشلم کو یہودیوں کی بے حرمتی سے آزاد کرانے کا دن نہیں ہے، جیسا کہ کچھ لوگوں کا  
خیال ہے۔ اس کے آغاز کو تقریباً پچاس سال گزر چکے ہیں، اور اسے ہر سال منایا جاتا ہے، اور دنیا نے اسے مارچ کرنے کے سوا  
کچھ نہیں دیکھا!

عالیٰ یوم قدس (فارسی میں: روز جمالي قدس) خینی نے 1979 عیسوی میں "قوم کو حرکت میں لانے،  
نمظاہرے کرنے اور بیداری پیدا کرنے کے لیے" شروع کیا تھا، جیسا کہ انہوں نے اسے رمضان کے مہینے کے آخری جمعے  
کے روز کھانا تھا۔ اس سے پہلے ساسانی زرتشت سال کے آخری بدھ کی شام کو فارسی نیا سال شروع ہونے سے پہلے نوروز

منانے کے لئے حرف "س" سے شروع ہونے والے سات اہم پکوان تیار کرنے سے پہلے، آگ جلا کر اور بیماری سے نجات کے لئے اس آگ پر سے چھلانگ لگا کر یہ دن منایا کرتے تھے۔

غیر مسلم بھی یرو شلم کے عالمی دن میں شرکت کرتے ہیں، اور یہاں تک کہ یہودی وجود خود بھی یرو شلم کا دن مناتے ہیں، جو ان کے لیے ایک قومی تعطیل ہے جو 1967 کے ڈرامے کے بعد مشرقی یرو شلم کے الحاق کی سالگرد پر منایا جاتا ہے۔ ایران میں اس دن سرکاری تعطیل نہیں ہوتی جیسے نوروز کے دن ہوتی ہے جو فارسی کلینڈر میں سال کا آغاز ہوتا ہے۔ عالمی قدس ڈے کا آغاز صرف منانے کے لیے کیا گیا تھا، جیسے یوم استاذہ، یوم خواتین، آربڑے، اور دیگر تعطیلات جو اقوام متحده مقرر کرتی ہے اور دنیا سے انہیں ہر سال مخصوص تاریخوں پر منانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اقوام متحده نے یوم نوروز کو بھی سرکاری تعطیل کے طور پر اپنایا ہے، جہاں دن اور رات سال بھر میں برابر ہوتے ہیں، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ شفاقتی تنواع اور لوگوں اور مختلف معاشروں کے درمیان دوستی کو بڑھانے کے لیے یونیسکو کے چارٹر کے ساتھ ہم آہنگ ہے!

24 رمضان المبارک 1445ھ بروز بدھ صنعا میں "فلسطین، امت کامر کزی مسئلہ ہے" کے عنوان سے ایک کانفرنس بھی دیکھی گئی جو یمن کے علاقے صنعا میں منعقد ہونے والی دوسری کانفرنس تھی، جو فلسطینی مزاحمت کی حمایت میں عالمی کانفرنس کی طرز پر منعقد ہوئی، جسے ہر چند سال بعد تہران میں منعقد کیا جاتا ہے۔

یہ تمام "ملین ڈالر" مارچ اور کانفرنسیں لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہیں اور اپنے پروکاروں کو اس بات پر قائل کرنے کے لیے ہیں کہ یمن میں جگ کی آگ بھختے والی ہے اور پھر وہ یرو شلم کو آزاد کرانے کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے۔ بہر حال یہ صرف خالی کھوکھلے نمرے ہیں اور یمن میں خود ان کی حکمرانی میں کہاں اسلام نظر آتا ہے؟! جو بھی اسلام کا نعرہ بلند کرتا ہے اور اس کے مقاصد کی حمایت کا دعویٰ کرتا ہے، چاہے فلسطین ہو یا کسی اور جگہ، اسے پہلے خود اسلام کو اپنے قول و فعل میں نافذ کرنا چاہیے۔

اس بات کا بھی امکان ہے کہ اسلام کے خلاف جنگ میں بدنیتی پر بنی مغربی منصوبے، ابن علقمی کو بھی وہی کردار عطا کریں، جیسا کہ مسلم ممالک پر تاتاری حملے میں ان کا کردار تھا تاکہ ایران کی قیادت میں "مزاحمت کے محور" کے لیے منصوبہ بندی کی جائے اور یرو شلم کا عالمی دن منانے اور یرو شلم کا نفرنسوں کا انعقاد کرنے کے درپرده اس کے اور خوشحالی اتحاد کے درمیان علاقائی جنگ شروع کی جاسکے اور اسے آبناۓ ہرمز، باب المندب، بحیرہ عرب اور بحیرہ احمر پر مکمل کنٹرول دے دیا جائے، کیونکہ مغربی کفار، اسلام کو اقتدار میں آنے سے روکنے اور مسلم ممالک کو اپنے ایجنت حکمرانوں کے زیر تسلط برقرار رکھنے کے لیے سب سے موثر طریقے استعمال کر رہے ہیں، وہ ایجنت حکمران جو کہ لوگوں کو فرقہ واریت میں اور دیگر مسائل میں الجاجئے رکھتے ہیں اور ان کے دین اور ان کے حقیقی مسائل سے ان کی توجہ ہٹاتے ہیں۔ اور تیجتاً فلسطین اسی طرح مزاحمت کے محور کے ساتھ ہی ہے جو کہ خود مخصوص نعروں کے باعث ہے۔ علی خامنہ ای نے کہا: "ایران آج اپنی تعمیر نو کے عمل میں ہے، اور وہ حماں کی جانب سے (اسرائیل) کے ساتھ جنگ لڑنے کے لیے تیار نہیں ہے"۔

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو بھی مزاحمت کے نام نہاد محور کو بے نقاب کرتا ہے وہ باقی حکومتوں سے وابستہ ہے، یہ اس لیے نہیں کہا جاتا کہ باقی حکمران چاہے ترکی ہوں، غیجی ہوں، مصر ہوں یا دیگر مسلم ممالک کے حکمران ہوں تو وہ سب سر سے پاؤں تک نداری میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں ان تمام لوگوں کو بے نقاب کرنے کے لیے آئے ہیں جو مسلمانوں کے معاملات میں سودا کرتے ہیں اور مغربی کفار کے وفادار ہیں۔ ہم مسلمانوں کے لیے واضح طور پر ایک ایسی ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں جو اسلام کو داخلي طور پر بھی نافذ کرے اور دنیا کے لیے ہدایت اور روشنی کا پیغام لے کر جائے اور لوگوں کے درمیان کی سرحدوں اور کاؤنٹیوں کو اور کلھ پتلی حکمرانوں اور ان کی تمام برا یوں کو ایک گہری کھائی میں پھینک دے۔

ان منصوبوں کے سامنے آج یمن کے عوام کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ حزب التحریر کے ساتھ مل کر نبوت کے نقش قدم پر دوسری خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے کام کریں، کیونکہ یہ خلافتِ راشدہ کا جمنڈا بلند کرے گی، ان مذموم منصوبوں کا مقابلہ کرے گی، اور مقبوضہ مسلم ممالک کو آزاد کرائے گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِبِيْوَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاهُمْ لِمَا يُحِبِّيْكُمْ﴾

”لے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جبکہ وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلا تے ہیں جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔“ (الانفال: 24)

ولا یہ یمن میں حزب التحریر کا میڈیا آفس